کلامِ محمود

منظوم کلام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
المصلح الموعود

شائع کردہ

نظارت نشر واشاعت قادیان

نام کتاب	کلام محمود
منظوم کلام	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ
تعداد بار اول	1500
سن اشاعت	فروری 2000
تعداد بار دوم	3000
سن اشاعت	مارچ 2002
شائع کردہ	نظارت نشر و اشاعت قادیان
مطبوعہ	پرنٹ ول پریس امرتسر

ISBN - 81-7912-022-8

۹۴

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادلِ آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ماپنے کو دنیا میں یہی پیمانے دو

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا وہ اپنا خون ہی پیئے گا
دشمنِ حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اس دن
ہے قادرِ مطلق یار مرا، تم میرے یار کو آنے دو

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی اُن سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

یا صدقِ محمدِ عربی ہے یا احمدِ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

وہ تم کو حسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خمخانے دو

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اُس پہ توکل کر کے چلو، آفات کا خیال ہی جانے دو

۱۲۳

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے بُرا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

شاگرد نے جو پایا اُستاد کی دولت ہے
احمدؑ کو محمدؐ سے تم کیسے جُدا سمجھے

دُشمن کو بھی جو مومن کہتا نہیں وُہ باتیں
تم اپنے کرم فرما کے حق میں روا سمجھے

جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہی اُلٹی
بیماری اگر آئی تم اُس کو شفا سمجھے

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو رِدا بھیجی تم اس کو رَدی سمجھے

کیوں قعرِ مذلّت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بُوم کے سائے کو جب ظلِّ ہُما سمجھے

انصاف کی کیا اس سے اُمید کرے کوئی
بے داد کو جو ظالم آئینِ وفا سمجھے

غفلت تری اے مُسلم کب تک چلی جائے گی
یا فرض کو تُو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

اخبار الفضل جلد ۳۴ – ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء